بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

جہاتُ الاسلام کا چوتھا شمارہ (جنوری-جون ۲۰۰۹ء) پیشِ خدمت ہے۔مجلّہ کی اشاعت میں کچھ تاخیر ہوئی۔ تاہم اس کے معیار اور تسلسل کے لیے ہم کوشاں ہیں۔ مجلّہ میں تفسیر القرآن،حدیث،سیرت وتاریخ اور ادبیات کے علاوہ کتاب پر تعارف وتبصرہ بھی شامل ہے۔مجلّہ میں حسب سابق اردو،عربی اور انگریزی زبانوں میں مقالات پیش کیے گئے ہیں۔مقالہ نگاروں میں نہ صرف وطن عزیز کے اہل قلم شامل ہیں بلکہ بیرون ملک کے بھی معروف قلم کار شامل ہیں۔الحمدللہ بیرون ممالک اہل علم کا تعاون جہاتُ الاسلام کے آغاز ہی سے حاصل رہا ہے۔جس پر ہم ان کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

جامعات اور اعلیٰ تحقیقی اداروں کا اہم کردار ملک کی علمی ،تہذیبی و ثقافتی ورثہ کو محفوظ کرنا ، اس میں مفید اضافہ کرنا اورنسلِ نو کو منتقل کرنا ہے۔اسی غرض سے تدریسی سرگرمیاں، زبان و ادب میں تحقیق وتنقید، سائنسی وسماجی علوم کا اطلاقی مطالعہ وتحقیق اور نتائج تحقیق کو منضبط ومنظّم کیا جاتا ہے۔اسی غرض کے لیے اساتذہ، کتب خانے اور تجربہ گاہوں اور دیگر مادی وسائل بروئے کار لائے جاتے ہیں۔لیکن اگر ان تمام تر جدو جہد اور وسائل کے باوجود بھی اگر ہماری جامعات معاشرے کوٹھوس علمی رہنمائی کرنے سے قاصر ہوں تو پھر بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ جامعات اپنا حقیقی کردار ادا کرنے میں ناکام ہیں۔اور ہم قومی سطح پر ہی نہیں بلکہ عالمی سطح پر علمی دنیا میں کوئی مفید اضافہ نہیں کر پا رہے ہیں۔ بلکہ محض وقت گزاری کے لیے مصروف عمل ہیں۔

اس وقت ملک پاکستان میں بیسیوں جامعات فنی ، سائنسی، صنعتی، ادبی اور عمرانی علوم پر تحقیقات کر رہی ہیں۔مگر کیا یہ تحقیقات ملکی وسائل اور مسائل کا ادراک رکھتی ہیں؟ قومی سطح پر اس وقت جو تحدیات

(Challenges) درپیش ہیں۔ ان کے حل پر ان دانش گاہوں میں کوئی سنجیدہ غور وفکر ہو رہا ہے۔ عالمی سطح پر بالخصوص عالمِ اسلام جن حالات وتبدیلیوں سے دو چار ہے۔ ہمارا محقق ان تغیرات کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ یا پھر کنویں کے مینڈک کی طرح اپنی دنیا میں مگن اور اپنے حال میں مست ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم جامعات میں ہونے والی تحقیقات کو معاشرے اور ماحول سے ہم آہنگ کریں تاکہ انسانیت تحقیق اور تجربی تحقیقات سے بہرہ مند ہو صرف یہی نہیں بلکہ تحقیق نگاری اور تصنیف نگاری بھی انسان دوست اور انسان رہنما ہو۔

مجلّہ جہاتُ الاسلام کے بیشتر مقالات اور اس کے نتائج اسی تناظر میں پیش کیے گئے ہیں۔ امید ہے کہ اہلِ علم کا یہ اسلوب دیگر مقالہ نگاروں کے لیے بھی مشعلِ راہ ثابت ہوگا۔

وطنِ عزیز میں ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) نے جامعات کی تحقیق کو مربوط ومنظم اور کارآمد بنانے کے لیے جو کاوشیں گزشتہ چند برسوں میں کی ہیں، بعض کمزور پہلوؤں کے باوصف، یہ لائقِ تحسین ہیں۔ نہ صرف یہ کہ وسائل کا بھرپور استعمال ہوا بلکہ بیرونِ دنیا سے علمی رابطوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ یہی نہیں بلکہ تعلیمی و تدریسی اور تحقیقی نظام کو مرتکز (Centralization) کرنے کی بھی حتی المقدور سعی کی ہے۔ جس کے اثرات و نتائج کا بجا طور پر مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

ہم ہائر ایجوکیشن کمیشن کے مذکورہ اقدامات کو بہ نظرِ تحسین دیکھتے ہیں۔ بالخصوص مجلات ورسائل کو عالمی سطح و معیار پر لانے کی جو کوشش ہے وہ لائقِ تحسین ہے۔ علاوہ ازیں مجلّات و رسائل کے معیار کے لیے ایک میکانکی طریقہ کار وضع کیا ہے۔ ہمارا مجلّہ ان قواعد وضوابط کی نہ صرف آغاز سے پابندی کر رہا ہے بلکہ مزید بہتری کے لیے کوشاں ہے۔

مجلّہ جہاتُ الاسلام کے لیے مجلسِ ادارت نے جو ضابطہ کار وضع کیا ہے، مجلّہ اس پر کاربند ہے۔ مجلّہ کے لیے موصولہ مضامین پر آراء کے نتیجے میں ترمیم، تنسیخ، ترمیم اور تسوید کا عمل بھی جاری رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے بسا اوقات تاخیر بھی ہوتی ہے تاہم مقالہ نگار خوش اسلوبی سے اس عمل کو گوارا کرتے ہیں۔ ہم اس پر مقالہ نگاروں کے شکر گزار ہیں۔ مدیر مجلّہ ڈاکٹر محمد عبداللہ (ایسوسی ایٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سینٹر) نے تدریسی سرگرمیوں کے ساتھ ادارتی ذمہ داریاں نبھائی ہیں۔ میں ان کا ذاتی طور پر شکر گزار ہوں۔

اہل قلم سے گذارش ہے کہ وہ معیاری تحریروں کو مجلّہ کے لیے ارسال فرمائیں، تاہم اس ضمن میں ضروری گذارشات کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔قارئین کرام سے التماس ہے کہ مجلّہ کے علمی معیار سے متعلق ہمیں مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

حافظ محمود اختر

مدیرِ اعلیٰ